فضائل شیعہ علی ابن ابی طالب

علی کاظم

۱۲۵۶۳۱۰

مجتمع زبان و فرہنگ شناسی

مقدمہ:

لفظ شیعہ روز اول ہی سے اللہ والوں کیلئے استعمال ہوتا رہا ہے خداوند متعال نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: (اور موسی شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب لوگ غفلت کی نیند میں تھے توانہوں نے دوآدمیوں کولڑتے ہوئے دیکھاایک ان کے شیعوں میں سے تھا ااور ایک ان کے دشمنوں میں سے۔ توجوان کے شیعوں میں سے تھااس نے دشمن کے ظلم کی فریاد کی تو موسی نے ایک گھونسہ مار کراس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا) (سورۃ قصص ۱۵:)۔ اس قرآنی اصطلاح سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کے چاہنے والے اور مظلوم کو شیعہ کہا جاتا ہے اور اسکے مقابلے میں جو بھی رہا ہے اسے دشمن پیغمبرؐ کہا گیا۔ اسی طرح سورہ مبارکہ صافات میں ارشاد فرمایا: (ان من شیعتہ البراھیم) (صافات ۸۳: نوح ہی کے شیعوں میں (اور یقینا سے ابراہیم بھی تھے۔ لفظ شیعہ نیک کردار افراد کے لیے ایک قرآنی اصطلاح ہے اس لیے جناب ابراھیم کو ان کے اتباع کی بناء پر جناب نوح کے شیعوں میں سے قرار دیا گیا ہے جب کہ بعضؒ مفسرین کے مطابق دونوں کے درمیان ۲۶۴۰ سال کا فاصلہ ہے تواگراس طویل فاصلہ کے بعد جناب ابراھیم جناب نوح کے شیعوں میں شمار ہو سکتے ہیں تواتباع اور پیروی کی بناپر آج کے مومنین شیعہ علی کیوں نہیں ہو سکتے ہیں جن کے بارے میں خود پیغمبر ص نے متعدد مقامات پر بشارت دی ہے کہ اے علی تم اور تمہارے شیعہ کامیاب وکامران ہیں۔

❖آل محمدؐ کے شیعوں پر خدا مہربان ہے

1. "بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم "[1]

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

حضرت امام صادقؑ "بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کہ الرحیم بالمومنین اللہ تعالیٰ مومنین پر مہربان ہے اس سے مراد شیعہ آل محمد ہیں خصوصی طور پر۔

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: جنت کے بارے میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ پیغمبر اسلامؐ اور آپ کے تابعین اور شیعہ جس کے مصداق نہ ہوں اور جہنم کے بارے میں کوئی ایسی آیت نہیں جس کے مصداق آپ کے دشمن اور مخالفین نہ ہو۔

2. "اهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُستَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ أَنۡعَمتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ المَغضُوبِ عَلَیۡهِمۡ وَلاَ الضَّالِّیۡنَ "[2]۔

تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر غضب کیا گیا نہ ہی وہ گمراہ ہونے والے ہیں۔ شیعہ نہ گمراہ ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہوتا ہے ۔

محمد بن حسین اپنے باپ اور دادا سے حدیث بیان کرتے ہیں: کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جو جبرائیل پیغمبر اسلامؐ پر لے کر آیا اور " صِرَاطَ الَّذِیۡنَ أَنۡعَمتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ المَغضُوبِ عَلَیۡهِمۡ وَلاَ الضَّالِّیۡنَ " کے متعلق فرمایا: وہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ولایت علی بن ابی طالبؑ کا انعام کیااور نہ اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوااور نہ وہ گمراہ ہیں[3]۔

❖ علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ اہل تقوی ہوتے ہے

3. ۔"الم ،ذَلِكَ الۡكِتَابُ لاَ رَیۡبَ فِیۡهِ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۔الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُونَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَاهُمۡ یُنفِقُونَ"[4]۔

---

[1]۔ سورہ حمد آیہ ا

[2]۔ سورہ حمد آیت 6،7

[3]۔ تفسیر فرات کوفی 52، بحار الانوار 128/32

[4]۔ سورہ بقرہ آیت 1تا3

الم۔ یہ کتاب جس میں کوئی شبہ نہیں۔ ہدایت ہے تقویٰ والوں کے لئے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں۔

یحیٰ بن ابی قاسم سے روایت ہے :۔ کہ میں نے حضرت امام صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا فرمان کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا:۔ متقین سے مراد حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں [5]

❖ شیعوں کو جنت کی بشارت

4. "وَبَشِّرِ الَّذِيْن آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَار "۔[6]

ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال انجام دیئے ۔کہ ان کے لئے (بہشت کے) باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

حضرت امام محمد باقرؑ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:۔ کہ "آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ" سے مراد علی ابن ابی طالبؑ آپ کے بعد اوصیاء اور انکے شیعہ ہیں۔[7]

❖ شیعہ اصحاب جنت ہے

5. "وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُون "[8]۔

اور جو ایمان لائیں اور اچھے اعمال بجا لائیں یہ لوگ اہل جنت ہیں ۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے

حضرت امام ابو محمد العسکریؑ نے فرمایا:۔ مندرجہ بالا آیت کا مصداق علیؑ کے شیعہ ہیں۔

❖ شیعہ نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہوتے ہے

6. "وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُواْ الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللّهُ جَمِيْعاً إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔[9]

اور ہر ایک کے لئے سمت ہے جسکی طرف وہ رخ کرتا ہے پس تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو تم جہاں کہیں بھی ہوں گے۔ اللہ (ایک دن) تم سب کو حاضر کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔۔

---

[5]۔ بحار الانوار 82/5، تفسیر نور الثقلین 31/1

[6]۔ سورہ بقرہ آیت 25

[7]۔ بحار الانوار 129/32

[8]۔ سورہ بقرہ آیت 82

[9]۔ سورہ بقرہ 138

شیعہ امامیہ کی متعدد روایات میں وارد ہے " أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللّهُ جَمِيعاً " سے مراد حضرت امام مھدیؑ کے انصار ہیں۔ یعنی جب امام قائمؑ کا قیام ہو گا تو اللہ تعالیٰ تمام شہروں سے آپ کے شیعہ کو آپکی طرف جمع کرے گا۔[10]

❖ آئمہ کا اتباع کرنے والے ان کے زیادہ قریب ہوتے ہیں

7. "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَاللّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ"۔[11]

ابراہیم سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچتا ہے۔ جنھوں نے انکی پیروی کی اور اب یہ نبی اور ایمان لانے والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول " وَالَّذِينَ آمَنُواْ " سے مراد آئمہؑ اور ان کے اتباع کرنے والے ہیں۔[12]

ابیصباح کنانی سے روایت ہے:۔ کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا آپ "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ" کی تفسیر میں فرمایا:۔ کہ علی بن ابی طالبؑ، ابراہیمؑ کے دین اور انکے طریقے پر تھے اور تم سب لوگوں سے زیادہ انکے قریب ہو۔[13]

❖ شیعہ صالحین میں سے ہیں

8. "وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً"[14]

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

---

[10]۔ تفسیر کوثر اور عیاشی 22/1

[11]۔ سورہ آل عمران آیت 68

[12]۔ کافی 416/1، بحار الانوار 225/23، البرھان 54/3

[13]۔ تفسیر البرھان 54/2

[14]۔ سورہ نساء آیت 69

ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں یا ابا محمد ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے پس مندرجہ بالا آیت میں رسول سے مراد پیغمبر اسلامؐ ہیں اور ہم صدیقین اور شہداء ہیں اور تم صالحوں ہو ۔پس تم اپنا نام صالح رکھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صالح رکھا ہے۔

❖ شیعہ اللہ سے محبت کرنے والے ہیں

9. "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيم "[15]

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔ مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کافروں کے ساتھ سخت سے پیش آنے والے ہوں گے۔اور راہ خدا میں جہاد کریں گے اور کس ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جیسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا بڑا علم والا ہے۔

یہ آیت حضرت علیؑ اور انکے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی چنانچہ اس کے راوی عمارؓ، حذیفہ ،ابن عباسؓ ،امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ ہیں۔اس آیت میں یہ پیشنگوئی بھی ہے کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ مرتد ہو جائیں گے لیکن ایک قوم مرتد نہ ہو گی جنکے اوصاف یہ ہوں گے۔(الف) وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔(ب) اللہ بھی ان سے محبت کریگا۔(ج) مومنین کے درمیان عجز وانکساری سے رہیں گے۔(د) کافروں سے سختی سے پیش آئیں گے (ھ) راہ خدا میں جہاد کریں گے۔(و) اور راہ خدا میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔[16]

❖ شیعہ جنت میں ہوں گئے نہ انہیں خوف ہو گا اور نہ حزن

10. "وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ۔ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاء أَصْحَابِ النَّارِ قَالُواْ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَادَى أَصْحَابُ الأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُواْ مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۔أَهَؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لاَ يَنَالُهُمُ اللّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ لاَ خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلاَ أَنتُمْ تَحْزَنُون "[17]

---

[15]۔ سورہ مائدہ ایت 54

[16]۔ بلاغ القرآن 158

[17]۔ سورہ اعراف آیت 48،49

اور (اہل جنت اور جہنم) دونوں کے درمیان ایک حجاب ہو گا اور بلندیوں پر کچھ ایسے افراد ہوں گئے جو ہر ایک کو انکی شکلوں سے پہچان لیں گئے اور اہل جنت سے پکار کر کہیں گئے تم پر سلامتی ہو یہ لوگ ابھی جنت میں داخل نہیں ہو گئے مگر امیدوار ہوں گئے اور جب انکی نگہیں اہل جنت کی طرف پلٹیں جائے گئی ہمارے پروردگار ہمیں ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا

اصحاب اعراف کچھ ایسے لوگوں کو بھی پکاریں گے جنھیں وہ انکی شکلوں سے پہنچانتے ہوں گے۔اور کہیں گے آج نہ تو تمہاری جماعت تمہارے کام آئی اور نہ تمہارا تکبر۔اور کیا یہ (اہلجنت) وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان تک اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی۔(آج انہی لوگوں سے کہا جارہا ہے کہ) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جہاں نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ تم مخزون ہو گے۔

متعدد روایات میں آیا ہے کہ اصحاب اعراف ائمہ اہل البیت ہیں۔ مجمع البیان میں آیا ہے کہ عالم اہل سنت ابوالقاسم حسکانی نے اصبغ بن نباتہ سے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ابن الکواء کو بتایا ہم ہی اصحاب اعراف ہیں۔

تفسیر البرھان میں آیا ہے کہ مفسر اہلسنت ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اعراف صراط پر موجود ایک بلند جگہ کا نام ہے وہاں ابن عباس ، حمزہ، علی بن ابی طالبؑ اور جعفر ذوالجناحین ہوں گے ۔ قیامت کے دن متعدد مقامات پر شفاعت کی ضرورت پیش آئے گی ان میں ایک اہم جگہ اعراف یا صراط ہے فریقین کے متعدد طرق سے یہ حدیث وارد ہے ۔"لا یجوز احد الصراط الامن کتب له علی الجواز"۔صراط سے کوئی نہیں گزر سکے گا مگر وہ جسے علی پروانہ عطافرمائیں ۔ادخلو الجنة جنت میں داخل ہو جاؤ۔یہ حکم اصحاب اعراف کی طرف سے مل رہا ہے اس سے وہ حدیث قرآن کے مطابق ہوئی جس میں فرمایا "علی قسیم النار والجنة "[18]

حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے :۔کہ آئمہ اہل بیت علیھم السلام جہنم میں پڑھے دشمنوں سے کہیں گے یہ ہمارے شیعہ اور ہمارے بھائی ہیں۔جنکے متعلق تم دنیا میں قسمیں کھاتے تھے کہ انکو اللہ کی کی رحمت نصیب نہیں ہوتی پھر آئمہؑ اپنے شیعوں سے فرمائیں گے ۔ادخلوا الجنة ،لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون۔تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔جہاں تمہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ حزن ہو گا۔[19]

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے :۔کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے قول "وبینهما حجاب " کے متعلق پوچھا گیا۔تو آپ نے فرمایا کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے جس پر حضرت محمدؐ ، علیؑ ، حسنؑ ، حسینؑ ،فاطمہؑ ،اور خدیجہؑ

---

[18]۔ بلاغ القرآن 210

[19]۔ بحار الانوار 247/24

کھڑے ہوں گے اور ندا دیں گے این محبونا ؟واین شیعتنا ؟ہمارے محب اور شیعہ کہاں ہیں ؟محب اور شیعہ ان ہستیوں کی طرف بڑھیں گے پس ان ہستیاں انکے نام اور انکے والد کے نام کو پہچانتے ہوں گے ۔او راللہ تعالیٰ کے قول" یعرفون کلا بسیاھم "یہی ہے پس انکے بازو پکڑ کر پل صراط سے گذاریں گے اور جنت میں داخل کریں گے ۔[20]

❖ شیعہ کتاب خدا سے تمسک کرنے والے

11. "وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ إِنَّا لاَ نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْن"[21]

اور جو لوگ کتاب اللہ سے متمسک رہتے اور نماز قائم کرتے ہیں ۔ہم ایسے مصلحین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔
حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ قول کی تفسیر کرتے ہوتے فرمایا کہ یہ آیت آل محمدؐ اور انکے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی۔[22]

❖ شیعہ حق کی جماعت

12. "وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُون"[23]

اور جنھیں ہم نے پیدا کیا۔ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتی ہے۔
حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اس امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے ۷۲ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ اللہ کے اس قول میں ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔[24]

❖ آئمہؑ اور ان کے شیعہ اولیا خدا ہے

13. "أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاء اللّهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُون"[25]

سنو جو اولیاء اللہ ہیں۔انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گا۔
بعض فقہا سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو اولیاء اللہ کون ہیں ؟عرض کیا آپ فرمائیں امیر المومنین وہ کون لوگ ہیں !آپؑ نے فرمایا وہ ہم ہمارے نقش قدم پر چلنے والے ہیں ہمارے لئے اور انکے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) خوشخبری ہے۔

---

[20]۔ بحار الانوار 255/24
[21]۔ سورہ اعراف آیت 170
[22]۔البرھان 233/3
[23]۔ سورہ اعراف 181
[24]۔ بحار الانوار 46/24
[25]۔ سورہ یونس آیت 62

❖ صاحبان ایمان متقیوں کو بشارت

14. "الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ - لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَياةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ لاَ تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْم "[26]

جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل کیا کرتے تھے۔ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی ۔اور اللہ تعالیٰ کے کلمات میں تبدیل نہیں آسکتی۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب تمہاری زندگی ختم ہونے والی ہوتی ہے۔تو ملک الموت نازل نازل ہوتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کیا تجھے امید نہیں کہ تجھے عطا کیا جائے۔کیا تجھے خوف نہیں تو تجھے امن وسکون عطا کیا جائے۔اسکے لئے جنت میں اس کے محل کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔اور اسے کہا جائے گا۔دیکھو! یہ رسول اللہؐ۔علیؑ، حسنؑ، حسینؑ ہیں (جنت میں تیرے رفیق ہیں۔اور یہی معنی اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا قول کا ہے۔

❖ شیعہ سے جنت کا وعدہ

15. "مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَواْ وَّعُقْبَى الْكَافِرِيْنَ النَّار "[27]

16. اہل تقویٰ سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اسکی شان ایسی ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اس کے میوے اور اسکا سایہ دائمی ہیں یہ ہے اہل تقویٰ کی عاقبت اور کافروں کا انجام تو آتش ہے۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میرے سردار جعفر بن محمدؑ سے اللہ تعالیٰ کے قول (مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ) کے متعلق پوچھا گیا۔تو آپ نے فرمایا یہ آیت علیؑ آپ کی اولاد اور ان شیعوں کی شان میں نازل ہوئی۔جو متقی ہیں۔اور وہی اہل جنت اور اہل مغفرت ہیں۔

❖ شیعہ کے دل اہل بیت کی طرف جھکے ہوتے ہیں

17. "رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُون "[28]

---

[26]۔سورہ یونس آیت 23،24

[27]۔سورہ رعد آیت 35

[28]۔سورہ ابراھیم آیت 37

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی اولاد میں بعض کو تیرے محترم گھر کے نزدیک ایک بنجر وادی میں بسایا۔اے ہمارے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم کریں لہٰذا تو کچھ لوگوں کے دل انکی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں کا رزق عطافرما۔تاکہ یہ شکر گذار بنیں۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قول (فَاجْعَلْ أَفْءِدَةً مِّنَ النَّاسِ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں ہمارے شیعہ کے دل مراد ہیں جو ہماری محبت کی طرف جھکے ہوتے ہیں۔

❖ شیعہ اسلام کا ستون

18. ۔"إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلاَّ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْن"[29]

جو میرے بندے ہیں ان پر یقیناً تیری بالادستی نہ ہو گی سوائے ان بہکے ہوئے لوگوں کے جو تیری پیروی کریں۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا آپ فرمارہے تھے۔ہم اہل بیت رحمت، نعمت اور برکت کا خزانہ ہیں۔ہمارے شیعہ اسلام کا ستون ہیں۔ابراہیمؑ کی دعوت فقط ہمیں اور ہمارے شیعہ کو ہے۔اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ابلیس کو دور رکھاہے۔[30]

❖ شیعہ اللہ کے مہمان

19. ۔"يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْداً۔ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْداً"[31]

20. اس روز ہم متقین کو خدائے رحمان کے پاس مہمان کی طرح جمع کریں گے اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کرلے جائیں گے۔

ابو عبداللہؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا۔اے علیؑ قیامت کے دن ایک قوم قبروں سے اُٹھے گی انکے چہرے اس طرح سفید ہوں گے جیسے برف سفید ہوتی ہے انہوں نے سفید لباس پہنا ہوگا جو دودھ کی طرح سفید ہوگا۔سونے کے جوتے پہنے ہوں گے۔جنکے تسمے چمکتے موتیوں سے ہوں گے نورانی ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گے جنکے کجاوے سونے کے جنھوں نے یاقوت اور موتیوں کے تاج پہنے ہوں گے۔اور غمگیں ہوں گے۔اور یہ لوگ کھارہے ہوں گے پی رہے ہوں گے اور خوش ہوں گے۔امیر المومنینؑ نے عرض کیا اے رسول اللہؐ یہ کون لوگ ہوں گے ؟تو آپؐ نے فرمایا۔وہ آپؑ کے شیعہ اور آپؑ انکے امام ہوں گے۔اور یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدا) ہم متقیوں کو رحمان کے پاس مہانوں کی طرح لائیں گے کجاوں میں سوار لائیں گے۔اور ہم

---

[29]۔سورہ حجر آیت 42

[30]۔بحار الانور 67/35

[31]۔سورہ مریم آیت 85،86

مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ھانک کر لے جائیں گے یہ تمہارے دشمن ہوں گے جنہیں بغیر حساب کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔[32]

❖ شیعہ اللہ کے نیک بندے

21. "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغاً لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ "[33]

اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے اور اس (بات) میں بندگی کرنے والوں کے لئے یقیناً ایک آگاہی ہے۔

ابو صادقؑ سے روایت ہے کہ میں ابو جعفرؑ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ) کون مراد ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ ہم ہیں۔اور میں نے عرض کیا کہ (إِنَّ فِي هَذَا) سے مراد تو آپؑ نے فرمایا وہ ہمارے شیعہ ہیں۔[34]

❖ اللہ شیعوں کا دفاع کرتا ہے

22. "إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ "[35]

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا یقیناً دفاع کرتا ہے اور اللہ کسی قسم کے خیانت کار نا شکر کو یقیناً پسند ہیں کرتا۔

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی تو آپؑ نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا سے مراد ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارا دفاع کرتا ہے اور جو ہمارے شیعوں کے متعلق افواہیں ہیں۔

❖ شیعہ کامیاب ہے

23. " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۔ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۔ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۔ أُوْلَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ۔ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ "[36]

---

[32]۔ تاویل الایات 301، بحار الانوار 358/24

[33]۔ سورہ انبیاء آیت 105،106

[34]۔ بحار الانوار 358/24

[35]۔ سورہ حج آیت 38

[36]۔ سورہ مومنوں آیت 1 تا 11

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ وہ ایمان والے یقیناً فلاح پا گئے۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔ اور جو لغویات سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور جو زکوۃ کا عمل انجام دینے والے ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ لہٰذا جو ان کے علاوہ اوروں کے طالب ہو جائیں تو وہ زیادتی کرنے والے ہوں گے۔ اور جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کی پاس رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہوں گے۔ جو (جنت) فردوس کی میراث پائیں گے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول (قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُونَ۔ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُون) کے بارے میں فرمایا وہ آئمہؑ اور ان کے شیعہ مراد ہیں۔ جنکی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی ان آیات میں فرمائی ہے۔ کہ یہی لوگ (جنت) فردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔[37]

❖ امام مہدی کے شیعہ نظام خلافت قائم کریں گے

24. "وَعَدَ اللهُ الَّذِيۡنَ آمَنُوا مِنكُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي الۡأَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِيۡ ارۡتَضَى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡناً يَعۡبُدُونَنِيۡ لَا يُشۡرِكُونَ بِيۡ شَيۡئاً وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَلِكَ فَأُوۡلَئِكَ هُمُ الۡفَاسِقُونَ"[38]

تم میں سے جو لوگ ایمان لے آتے ہیں۔ اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ انکے لئے پسند یدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا وہ میری بندگی کریں۔ اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔ علی بن الحسینؑ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ آیت (وَعَدَ اللهُ الَّذِيۡنَ آمَنُوا۔۔) اللہ کی قسم اہل بیتؑ کے شیعوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ امام مھدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت قائم کریں گے۔[39]

❖ شیعہ مفلس اور متکبر نہیں ہوتے

25. "تِلۡكَ الدَّارُ الۡآخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِيۡنَ لَا يُرِيۡدُونَ عُلُوّاً فِي الۡأَرۡضِ وَلَا فَسَاداً وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ"[40]

---

[37]۔ غرر الاخبار الدیلمی 184

[38]۔ سورہ نور آیت 55

[39]۔ نور الثقلین 620/3، البرھان 420/5

[40]۔ سورہ قصص آت 83

اور آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے بنادیتے ہیں۔ جو زمین میں بالادستی اور فساد پھیلانا نہیں چاہتے اور (نیک) انجام تو تقویٰ والوں کے لئے ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے مراد ہم ہیں اور جن نیک انجام متقیوں کے لئے ہے اس سے مراد ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔[41]

❖ شیعہ اللہ کے راستے میں کوشش کرنے والے

26. "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ"[42]

اور جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ہم انہیں ضرور اپنے راستے کی طرف ہدایت کریں گے۔ اور بتحقیق اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فرمایا یہ آیت آل محمد اور انکے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی۔[43]

❖ ابراہیمؑ، نوحؑ کے شیعہ تھے

27. "وَإِنَّ مِن شِيْعَتِهِ لَإِبْرَاهِيْم"[44]

اور ابراہیم یقیناً نوح کے پیروکاروں میں سے تھے۔ ابو بصیر یحییٰ بن ابی قاسم سے روایت ہے کہ جابر بن یزید جعفی نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ (وَإِنَّ مِن شِيْعَتِهِ لَإِبْرَاهِيْم) آپ نے فرمایا اللہ سبحانہ ابراہیمؑ کو خلق فرمایا انکی آنکھوں سے تمام حجابات ہٹا دیئے۔ پس ابراہیمؑ نے عرش کے پہلوں میں ایک نور دیکھا۔ اور عرض کیا پروردگار یہ نور کیا ہے؟ آپ بتایا گیا کہ یہ نور محمدؐ کا ہے۔ جنہیں میں نے اپنی مخلوق میں چن لیا ہے۔ انہوں نے ایک نور انکے پہلوں میں دیکھا۔ تو عرض کیا بارالہا یہ نور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا یہ علی بن ابی طالبؑ کا نور ہے۔ جو میرے دین کی مدد کرنے والا ہے۔ اور دیکھا انکے پہلو میں تین انوار ہیں عرض کیا یا اللہ یہ انوار کیا ہیں؟ فرمایا یہ فاطمہؑ کا نور ہے جو اپنے محبوں کو جہنم سے بچائے گی۔ دو نور انکے فرزند حسنؑ اور حسینؑ کے ہیں عرض کیا پروردگار انکے ارد گرد میں انوار کو دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا اے ابراہیمؑ یہ علی و فاطمہ کی اولاد میں سے نو امام ہیں۔ ان میں پہلے علی بن الحسینؑ انکے فرزند علی اور انکے فرزند حسنؑ اور انکے فرزند حجۃ قائمؑ ہیں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا ہوا ہے اور انکی تعداد کو تو ہی شمار کر سکتا ہے۔ فرمایا اے ابراہیمؑ یہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا انکے شیعوں کی پہچان کیا

---

[41] ۔ غرر الاخبار الدیلمی 184

[42] ۔ سورہ عنکبوت آیت 69

[43] ۔ بحار الانوار 68/12، مناقب آل ابی طالب 308/4

[44] ۔ سورہ صفٰت آیت 83

ہے؟فرمایا(1)۔روزانہ (۵۱) رکعت نماز پڑھیں گے۔(2)۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھیں گے۔(3)رکوع سے پہلے قنوت پڑھیں گے۔(4)۔دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنیں گے۔(5)۔اس وقت ابراہیمؑ نے کہاپروردگارا مجھے بھی علیؑ کے شیعوں میں قرار دے۔آپؐ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسکی خبر د دی ہے ۔(وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيم)۔[45]

❖ شیعہ اہل علم ہیں

28. "أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاء اللَّيْلِ سَاجِداً وَقَاءِماً يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ"[46]

وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت کرتا ہے۔اور آخرت سے ڈرتا ہے۔اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے رکھتا ہے۔ کہد یجیے کیا جاننے والا اور نہ جاننے والا یکساں ہو سکتے ہیں ۔بے شک نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

ابو علی حسان عجلی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے قول (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُون) کے متعلق پوچھا میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھاتو آپؑ نے فرمایا وہ جاننے والے ہم ہیں۔اور ہمارے دشمن جاہل ہیں۔اور ہمارے شیعہ اولوا الباب ہیں۔[47]

❖ شیعہ اہل ولایت ہے

29. "إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَاءِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُون"[48]

جو کہتے ہیں ہماراپروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہتے ہیں۔ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔(اور ان سے کہتے ہیں) نہ خوف کرو۔نہ غم کرواور اس جنت کی خوشی مناؤجسکا تم سے وعدہ کیا گیاہے۔نہ غم کرواور اس جنت کی خوشی مناؤجسکا تم سے وعدہ کیا گیاہے۔۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ یہ آیت ہمارے اور ہمارے ان شیعوں کے ساتھ خاص ہے کہ جو ہماری اتباع اور ولایت پر قائم ہیں۔[49]

---

[45]۔ بحار الانوار 85/80،البرھان 220/4، مستدرک الوسائل 187/4

[46]۔ سورہ الزمر آیت 9

[47]۔ البرھان 265/4

[48]۔ سورہ حم سجدہ آیت 30

[49]۔ غرر الاخبار الدیلمی 184

❖ شیعہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہوتے ہیں

30. "وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُونَ كَبَاءِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ "[50]

اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس روایت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا توآپؑ نے فرمایابڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے اجتناب کرنے والے آل محمدؐ اور انکے شیعہ ہیں۔

❖ شیعہ بچے حضرت زہراؑ کی تربیت میں

31. "وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ "[51]

اور جو لوگ ایمان لے آئے۔اور انکی اولاد نے بھی ایمان میں انکی پیروی کی۔انکی اولاد کو (جنت میں) ہم ان سے ملحق کر دیں گے ۔اور ان کے عمل میں سے ہم کچھ بھی کم نہیں کریں گے ۔ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ مومنین میں شیعوں کے بچوں کی حضرت فاطمہؑ تربیت کرتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے قول (أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ) متعلق فرمایا قیامت کے دن انکے باپ کو دیے دیئے جائیں گے۔[52]

❖ شیعہ اللہ کے مقرب بندے

32. "وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ۔ أُوْلَءِكَ الْمُقَرَّبُونَ "[53]

سبقت لے جانے والے توآگے بڑھنے والے ہیں۔یہی وہ مقرب لوگ ہیں۔

❖ شیعہ اصحاب یمین

33. "وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ۔ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ"[54]

اور وہ اصحاب یمین میں سے ہے تو (ان سے کہا جائے گا) اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو ۔ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول کے متعلق فرمایا کہ وہ ہمارے شیعہ اور محبین ہیں

---

[50]۔ سورہ شوریٰ آیت 37

[51]۔ سورہ طور آیت 21

[52]۔ بحار الانوار 279/5،البرھان 331/7

[53]۔ سورہ واقعہ آیت 10،11

[54]۔ سورہ واقعہ آیت 91/90

۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے کہ تجھ پر سلام ہو اصحاب یمین کی طرف سے ۔یعنی ؟آپ انکی طرف سے محفوظ رہیں گے یہ آپ کی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔انك نعیم لایقتلون ولدك۔[55]

❖ شیعہ اہل جنت ہیں

34. "لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاءِزُونَ"

اہل جنت اور اہل جہنم برابر نہیں ہو سکتے۔اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔

حضرت امام ابوالحسن علی رضاؑ اپنے آباؤاجداد سے امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ پیغمبر اسلام نے اس آیت کی تلاوت کی تو فرمایا اصحاب جنت سے وہ مراد ہیں جو میری اطاعت کریں میرے بعد علی بن ابی طالبؑ کو تسلیم کریں۔اور انکی ولایت کا اقرار کریں۔اور اصحاب سے مراد وہ جو ولایت کو خاطر میں نہ لایا۔عہد کو توڑا اور میرے بعد انہیں قتل کیا۔

❖ شیعہ محافظ نماز

35. "إِلَّا الْمُصَلِّيْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَاءِمُونَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ"[56]

سوائے نماز گذاروں کے جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

محمد بن فضل اللہ تعالیٰ اس قول کی تفسیر حضرت امام علی رضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا (إِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۔الَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَاءِمُون) سے اللہ کی قسم ہمارے وہ شیعہ مراد ہیں جو نماز روزانہ پڑھتے ہیں۔میں نے عرض کیا (وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُون) سے کون مراد ہیں تو آپ نے فرمایا اس سے مراد پانچ اوقات کی نماز پڑھنے والے شیعہ۔میں نے پوچھا اصحاب الیمین سے کون مراد ہیں تو فرمایا۔اللہ کی قسم اس سے مراد ہمارے شیعہ ہیں۔[57]

❖ شیعہ جنت کی نعمتوں سے بہرمند ہوں گئے

36. "إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۔وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئاً بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۔ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِيْ الْمُحْسِنِيْن"[58]

اور تقویٰ اختیار کرنے والے یقینا سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور ان پھلوں میں جنکی وہ خواہش کریں گے اب تم اپنے اعمال کے صلے میں خوشگوار ی کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ہم نیکی کرنے والے کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

---

[55] ۔کافی 26/8،البرھان 432/7.

[56] ۔سورہ معارج آیت 22،23،24

[57] ۔بحار الانوار 139/27،البرھان 120/8

[58] ۔سورہ مرسلات آیت 21،22،23

محمد بن فضیل حضرت امام علی رضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق عرض کیاتو فرمایا وہ ہم ہیں اللہ کی قسم اور ہمارے شیعہ ہیں۔[59]

❖ قیامت کے دن شیعوں کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

37. "فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ - فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً - وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوراً"[60]

پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب ہلکا حساب لیا جائیگا اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی سے پلٹے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے مندرجہ بالا قول کے متعلق فرمایا۔ وہ علی بن ابی طالبؑ اور انکے شیعہ ہیں جنکے دائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ہوں گے۔

❖ شیعوں کے لئے بڑی کامیابی

38. "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ"[61]

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالاتے انکے لئے ایسی جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہی بڑی کامیابی ہے۔

صباح الازرق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر فرما رہے تھے کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ اور انکے شیعہ ہیں۔[62]

❖ قیامت کے دن شیعوں کے چہرے شاداب ہوں گئے

39. "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ - لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ"[63]

اس دن کچھ چہرے شاداب ہوں گے اور اپنے عمل پر خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہو گے۔ اہل بیتؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد آل محمدؐ کے شیعہ ہیں۔[64]

❖ سورہ فجر اور شیعہ

59۔ تاویل الایات 732

60۔ سورہ انشقاق آیت 7،8،9

61۔ سورہ بروج آیت 11

62 البرھان ۲۵۴/۸، تاویل الایات ۷۵۹، بحار الانوار ۳۸۹/۲۳

63۔ سورہ غاشیہ آیت 8،9

64۔ تاویل الایات ۷۶۲، البرھان ۲۸۰/۸۔

40. ۔" بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ وَالۡفَجۡرِ (1) وَلَیَالٍ عَشۡرٍ (2) وَالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ (3) وَاللَّیۡلِ إِذَا یَسۡرِ (4) هَلۡ فِیۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ (5) أَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (6) إِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ (7) الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ (8) وَثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ (9) وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡأَوۡتَادِ (10) الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ (11) فَأَكۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ (12) فَصَبَّ عَلَیۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ (13) إِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ (14) فَأَمَّا الۡإِنۡسَانُ إِذَا مَا ابۡتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكۡرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡ أَكۡرَمَنِ (15) وَأَمَّا إِذَا مَا ابۡتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَیۡهِ رِزۡقَهُ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡ أَهَانَنِ (16) كَلَّا بَلۡ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡیَتِیۡمَ (17) وَلَا تَحَاضُّوۡنَ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡكِیۡنِ (18) وَتَأۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ أَكۡلًا لَّمًّا (19) وَتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا (20) كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الۡأَرۡضُ دَكًّا دَكًّا (21) وَجَاءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (22) وَجِیۡءَ یَوۡمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ یَتَذَكَّرُ الۡإِنۡسَانُ وَأَنّٰی لَهُ الذِّكۡرٰی (23) یَقُوۡلُ یَا لَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ (24) فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (25) وَلَا یُوۡثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (26) یَا أَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ (27) ارۡجِعِیۡ إِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً (28) فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبَادِیۡ (29) وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ (30)[65]

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی ۔اور رات کی جب جانے لگے ۔یقیناًاس میں صاحب عقل کے لئے قسم ہے ۔کیاآپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟ستونوں والے ارم کے ساتھ ،جس کی نظیر کسی ملک میں نہیں بنائی گئی ،اور قوم ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں ،اور میخوں والے فرعوں کے ساتھ ،ان لوگوں نے ملکوں میں سرکشی کی ۔اور ان میں کثرت سے فساد پھیلایا۔پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑابرسایا۔یقیناآپ کا رب تاک میں ہے ۔مگر جب انسان کو اس کا رب آزمالیتاہے ۔پھر اسے عزت دیتاہے اور اسے نعمتیں عطافرماتاہے تو کہتاہے : میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے۔اور رب اسے آزمالیتاہے اور اس پر روزی تنگ کر دیتاہے تو کہتاہے : میرے رب نے میری توہین کی ہے۔ہر گز نہیں ! بلکہ تم خود یتیم کی عزت نہیں کرتے ۔اور نہ ہی مسکین کو کھلانے کی ترغیب دیتے ہو ،اور میراث کامال سمیٹ کر کھاتے ہو۔اور مال کے ساتھ جی بھر کر محبت کرتے ہو۔ہر گز نہیں ! جب زمین کوٹ کوٹ کر ہموار کی جائے گی،اور آپ کے پروردگار) کا حکم) اور فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے ۔اور جس دن جہنم حاضر کی جائے گی،اس دن انسان متوجہ ہوگا، لیکن اب متوجہ ہونے کا کیا فائدہ ہوگا؟،کہے گا: میں نے اپنی اس زندگی کے لئے آگے کچھ بھیجاہوتا۔پس اس دن اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دینے والا کوئی نہ ہوگا۔اور اللہ کی طرح جکڑنے والا کوئی نہ ہوگا۔اے نفس مطمئنہ !اپنے رب کی طرف پلٹ آاس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو۔پھر میرے بندوں میں شامل ہو جا۔اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

---

[65] ۔سورہ فجر آیت 1تا30

حضرت امام جعفر صادقؑ نے سورہ فجر کے متعلق فرمایا کہ حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے شیعہ اور آل محمدؐ کے شیعہ کے ساتھ خاص ہے۔جو سورہ فجر کی قرات کا عادی ہو وہ جنت میں حضرت امام حسینؑ کے ساتھ ہو گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔[66]

❖ شیعہ خیر البریہ ہے

41. "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ"[67]

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیئے ۔یقیناًیہی لوگ مخلوقات میں بہترین ہیں۔
حضرت امام محمد باقرؑ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔اہل البیتؑ کے شیعوں کے متعلق ہے۔
طبری اپنی تفسیر سو کانی فتح القدر میں آلوسی روح المعانی میں سیوطی الدر المنثور میں روایت کرتے ہیں کہ خیر البریہ علیؑ اور انکے ماننے والے ہیں۔اصحاب رسول علیؑ کو آتے دیکھ کر کہا کرتے تھے" جاء خیرالبریہ"۔[68]

❖ شیعہ حق کی دعوت دینے والے اور صابر ہوتے ہیں

42. "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيم-وَالْعَصْرِ-إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ-إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِ "[69]

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قسم ہے ۔زمانے کی انسان یقیناً خسارے میں ہے ۔سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ استثنیٰ ان لوگوں کی ہے۔جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں چن لیا ہے۔إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا یعنی وہ جو علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر ایمان لائے۔وتواصو بالحق اپنے بعد اولاد اور ذریت کو ولایت کو ولایت امیر المومنینؑ کی تلقین کرتے رہے ۔وَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِاور اپنے اہل وعیال کو ولایت کی وصیت اور اس پر صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے۔[70]

---

[66]۔البرھان 284/8
[67]۔سورہ بینیہ آیت 7
[68]۔البلاغ المبین 828
[69]۔سورہ عصر
[70]۔بحار الانوار 215/24،البرھان 37/8

حالت میں پنجتن پاک علیہم السلام نظر آئیں گے اور یہی ندا آئے گی۔ میرے بندو محمد واہل بیت محمد علیہم السلام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔اور میری جنت میں شامل ہو جاؤ۔تو اس وقت اس کے لئے موت سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہ ہو گی۔اس آیت کا صریح مصداق سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کو قرار دیا گیاہے۔[71]

❖ شیعوں کی تخلیق

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول۔ کیا آپ زمین اور آسمانوں کی تخلیق سے پہلے موجود تھے ؟ تو آپ نے فرمایا۔ ہمارے انوار عرش کے ارد گرد اللہ کی تسبیح اور تقدیس کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو خلق فرمایا ان سے کہا کہ تم بھی تسبیح اور تقدیس کرو تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہمیں تو اس کا علم نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں کہا کہ تم تسبیح کرو ہم نے تسبیح کی تو ملائکہ نے ہماری تسبیح کی وجہ سے تسبیح کی۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے نور سے خلق فرمایا اور ہمارے شیعوں کو ہمارے نور سے پس ہمارے شیعہ ہم سے ہیں۔[72]

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ اور علیؑ کے نور سے شیعوں کو خلق فرمایا اور ہمارے شیعوں کے نور سے آنکھوں کا نور خلق کیا۔[73]

❖ علی کا محب پاکیزہ ولادت ہوتا ہے

حضرت زید بن علی اپنے آباء واجداد کے ذریعہ امیر المومنین علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ جو مجھ سے اور تیرے اولاد میں آئمہ سے محبت کرے اسے اپنی ولادت کے پاکیزہ ہونے پر اللہ کی حمد کرنی چاہیے ۔کیونکہ ہم سے وہی محبت کریگا جسکی ولادت پاکیزہ ہو گی اور وہی بغض رکھے گا جسکی ولادت خبیث ہو گی ہو گی۔[74]

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ،جو اپنے دل میں ہماری محبت کی ٹھنڈک محسوس کرے اسے اپنی ماں کو زیادہ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے خیانت نہیں کی۔[75]

حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا لوگوں کو اپنی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے ہمارے شیعوں اور محبوں کے جنھیں اپنے اپنے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔انکی ولادت کے پاکیزہ ہونے کی وجہ سے۔ایضاً

---

[71] ۔الکافی 127/3، بلاغ القرآن 821

[72] ۔مراۃ الابرار بحوالہ غرر الاخبار الدیلمی 204

[73] مراۃ الابرار بحوالہ غرر الاخبار الدیلمی 205

[74] ۔مراۃ الابرار بحوالہ بشارۃ المصطفیٰ 239،امالی الصدوق 475

[75] ۔مراۃ الابرار بحوالہ بشارت 29،المنتخب للطریحی 211

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے شیعہ ہمارا جزء ہیں۔اور ہماری بچی ہوئی طنیت سے انکی خلقت ہوئی ہے۔ لہٰذا وہ غمناک ہوتے ہیں جب ہم مغموم ہوں اور خوش ہوتے ہیں جب ہم مسرور ہوں پس جو ہم تک آنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ انہیں ملے۔ کیونکہ ہمارے شیعہ ہم تک پہنچنے کا دروازہ ہیں۔[76]

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے جو شہد سے زیادہ میٹھا، مکھن سے زیادہ نرم، برف سے زیادہ ٹھنڈا، مشک سے زیادہ خوشبودار جس میں مٹی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلق کیا اور اس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا جو اس طینت سے نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے ہمارے شیعوں میں سے ہے یہی وہ میثاق ہے جو اللہ نے علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں لیا ہے۔[77]

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ منبر پر گئے پس اللہ کی حمد و ثناء کی اور پھر کہا اے لوگو! بیشک ہمارے شیعہ اس طینت سے ہیں جو حضرت آدم کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے ذخیرہ کی گیئں تھی نہ اس سے کوئی الگ ہوتا ہے نہ اس میں داخل ہوتا ہے۔ مگر میں جب اسکو دیکھتا ہوں تو پہچان لیتا ہوں کیونکہ جب رسولؐ اللہ نے میرے آشوب چشم کے وقت میری آنکھوں میں لعاب لگایا تھا تو دعا کی تھی ان سے سردی اور گرمی کو دور فرما اور انہیں وہ بصیرت عطا فرما جس سے دوست کو دشمن سے پہچان سکیں۔اس کے بعد نہ میری آنکھیں خراب ہوئیں نہ سردی اور نہ گرمی لگی بے شک میں اپنے دوست کو دشمن سے پہچان لیتا ہوں۔ مجمع سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے سلام کیا اور کہا میں آپ کی ولایت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں اور آپ سے ظاہر بظاہر جس طرح محبت کرتا ہوں تنہائی میں بھی اس طرح محبت کرتا ہوں حضرت علیؑ نے فرمایا اللہ کی قسم تو جھوٹ بولتا ہے نہ تیرا نام محبین کی لسٹ میں ہے اور نہ تیری صورت تیری طینت اس طینت کے علاوہ ہے۔ وہ بیٹھ گیا اور اسے اللہ نے رسوا کیا اور معاملہ واضح ہو گیا۔

پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ میں آپ کی ولایت کو تسلیم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں اور میں جس طرح ظاہراً آپ سے محبت کرتا ہوں اس طرح مخفیانہ طور پر بھی۔آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے تیری طینت محبین کی طینت سے ہے۔ فقر کو اپنے لئے لباس بنا لے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں

---

[76]۔ وسائل الشیعہ 55/9۔ علل الشرائع 224

[77]۔ مراۃ الابرار بحوالہ بشارت المصطفٰی 318

میری جان ہے بے شک میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ فقر ہمارے محبون کی طرف اسطرح جلدی آتا ہے جسطرح وادی میں اوپر سے نیچے پانی آتا ہے۔[78]

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے والد گرامی سے وہ اپنے جدامجد سے وہ رسولؐ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے علیؑ سے فرمایا۔ یا علی مجھے میری امت کی تصویر اسوقت پیش کی گئی جب اسکا گارا بنا ہوا تھا۔ میں نے امت کے چھوٹے بڑے کئی لوگوں کو دیکھا ابھی اجسام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی یں آپ کے شیعہ کے پاس سے گزرا تو میں نے تمہارے لئے استغفار کیا

حضرت علیؑ نے کہا۔ یا نبی اللہ میرے شیعوں کے لئے اور استغفار کرو آپؐ نے فرمایا۔ ہاں یا علیؑ آپ اور آپکے شیعہ قبروں سے نکلیں گے تمہارے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گئے۔ تم سے مصیبتیں دور ہو چکی ہوں گی اور حزن ختم ہو گیا ہو گا۔ تم عرش کے سایہ میں ہوگے لوگ خوف میں ہوں گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا لوگ حزن میں ہوں گے اور تمہیں کوئی حزن نہ ہو گا۔[79]

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ہمارے شیعہ علییّن سے پیدا ہوئے۔ اور ہماری ارواح اس سے بالاتر خلق ہوئیں۔ اور شیعہ کی ارواح علییّن سے خلق ہوئیں اور انکے اجسام اس سے کم تر سے خلق ہوئے اسی وجہ سے ہمارے درمیان اور انکے درمیان قرابت ہے اور انکے دل ہماری طرف مائل ہیں۔[80]

❖ شیعہ عالم میثاق میں

حضرت امام محمد باقرؑ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ کہ اللہ نے عالم ارواح میں مخلوق کا امتحان تیری وجہ سے لیا۔ پس فرمایا۔ ألست بربکم۔ سب نے کہا ہاں۔ فرمایا محمد رسولؐ اللہ۔ سب نے کہا ہاں۔ کہا علی امیر المومنین تو تمام مخلوق نے تکبر کرتے ہوئے ولایت کا انکار کیا۔ سوائے تھوڑے افراد کے جنہوں نے ولایت کا اقرار کیا یہ بہت کم لوگ تھے اور یہی اصحاب یمین ہیں۔[81]

---

[78] ۔ مراۃالابرار بحوالہ الاختصاص للمفید 310

[79] ۔ فضائل الشیعہ 32

[80] ۔ مراۃالابرار بحوالہ بصائر الدرجات 33

[81] ۔ بشارت المصطفیٰ 191، الجواھر السینہ 546

حضرت امام باقرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں سے حضرت آدمؑ کی صلب میں اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا اسی وجہ سے ہم محب کی محبت کو پہچانتے ہیں اگرچہ زبان سے اس کے خلاف اظہار کرے۔ اور بغض رکھنے والے کے بغض کو بھی پہچانتے ہیں اگرچہ وہ ہماری محبت کا اظہار کرے۔

❖ ہمارے شیعہ میٹھاس سے خلق ہوئے

احمد بن ھارون بن موفق المدینی، اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کے شیعوں کے پاس کھانا کھایا جو اکثر میٹھا تھا میں نے عرض کیا اسقدر زیادہ میٹھاس۔ تو آپ فرمایا بے شک ہم اور ہمارے شیعہ میٹھاس سے پیدا ہوتے ہیں پس ہم میٹھاس کو پسند کرتے ہیں۔[82]

❖ محبت علی خزانہ الٰہی سے نازل ہوتی ہے

عقبہ بن عام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علیؑ سے فرمارہے تھے کہ آپ محبت نہ کرنے والے لوگوں کو ملامت نہ کریں۔ کیونکہ تمہاری محبت عرش کے نیچے خزانہ ہے جو بھی چاہے محبت کو پا نہیں سکتا سوائے اس کے نہیں یہ تو آسمانوں سے ایک خاص مقدار میں نازل ہوتی ہے۔[83]

❖ شیعہ عالم حلیم ہوتا ہے

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے شیعوں کو حلم سے مزین کیا اور علم سے ڈھانپ لیا۔ کیونکہ وہ خلقت آدمؑ سے پہلے ان سے آگاہ تھا۔[84]

❖ شیعہ اور امتحان

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ آزمائش اور امتحان شیعہ کی طرف اسقدر تیزی سے آتا ہے جیسے پہاڑ کی چوٹی سے نشیب کی طرف پانی آتا ہے۔[85]

❖ شیعہ کے دس فضائل

---

[82]۔ الکافی جلد 321/7

[83]۔۔ الاختصاص للمفید 111

[84]۔ کافی 315/8

[85]۔ غرر الاخبار الدیلمی 136

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آباء واجداد سے وہ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔اے علیؑ اپنے محبوں اور شیعوں کو دس فضائل کی خوشخبری دے دو۔

۱۔ پاکیزہ ولادت۔ ۲۔اللہ کی ذات پر حسن ایمان۔ ۳۔اللہ تعالیٰ کی ان سے محبت۔ ۴۔انکی قبروں کا وسیع ہونا۔۵۔پل صراط پر انکی آنکھوں سے نور کا ظاہر ہونا۔۶۔انکی آنکھوں سے فقر کو مٹادیا گیاہے اور ان کے دل غنی ہیں۔۷۔اللہ تعالیٰ ان کے دشمن سے ناراض۔۸۔برص، جزام، اور جنون سے محفوظ ہوں گے۔۹۔انکے گناہ اور غلطیاں (دنیامیں) معاف ہو جائیں گی، ۱۰۔وہ جنت میں میرے ساتھ اور میں ان کے ساتھ ہوں گا۔[86]

❖آئمہؑ کے محب کا مقام

حضرت رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ تیرے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گئے پس جو کسی شیعہ کی توھین کرے گا اس نے تیری توھین کی اور جس نے تیری توھین کی اس نے میری توھین کی اور جس نے میری توہین کی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔ جو برا ٹھکانہ ہے۔ یا علیؑ تو مجھ سے اور میں تجھ سے تیری روح میری روح، تیری طینت میری طینت، تیرے شیعہ ہماری بچی ہوئی طینت سے خلق ہوئے۔ پس جو ان سے محبت کرے گا اس نے ہم سے محبت کی۔ جو ان سے بغض رکھے گا اس نے ہم سے بغض رکھا، جو ان سے دشمنی کریگا اس نے ہم سے دشمنی کی، جو ان سے مودت رکھے گا اس نے ہم سے مودت رکھی۔اے علیؑ تیرے شیعوں کے گناہ اور عیب بخش دیئے جائیں گے۔اے علیؑ کل جب میں مقام محمود پر کھڑا ہو گا تو ان کی شفاعت کروں گا آپ انہیں خوشخبری دے دو۔ اے علیؑ تیرا شیعہ، اللہ کا شیعہ، تیرا مددگار اللہ کا مددگار تیرا دوست اللہ کا دوست، تیرا گروہ اللہ کا گروہ، اے علیؑ نیک بخت ہے وہ جس نے تجھ سے محبت کی اور بد بخت ہے وہ جس نے تجھ سے دشمنی کی۔[87]

محمد الحلبی حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے جو تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے وہ ہم اہلبیت میں سے ہے۔ راوی نے کہا، آپ اہلبیت میں سے۔ فرمایا ہم اہلبیت میں۔ اس نے کہا۔ اس میں ابراہیمؑ ہیں فمن تبعنی فانہ منی جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے۔

---

[86]۔ بحارح 162/27، الخصال 146/2

[87]۔ بشارۃ المصطفیٰ 42، مشارق انوار الیقین 88

عمر بن یزید کہتے ہیں میں نے کہا۔ کیا آل محمدؑ میں سے؟ فرمایا ہاں اللہ کی قسم آل محمدؑ میں سے ہاں اللہ کی قسم خود ان سے ۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا کہ ان اولی الناس بابراھیمؑ للذین اتبعوہ بے شک ابراھیمؑ کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو ان کا اتباع کرنے والا ہوگا، ابراہیمؑ کا قول تو نے نہیں سنا جو میری اتباع کریگا وہ مجھ سے ہوگا۔[88]

ابوالحسن الاول سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو ہم تک نہیں پہنچ سکتا اسے چاہیے کہ ہمارے شیعوں میں فقراء سے ملے ۔ جو ہماری قبور کی زیارت کی طاقت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ اپنے نیک مومن بھائیوں کی قبور کی زیارت کرے۔[89]

---

[88]۔ البرھان 335/4
[89]۔ الکافی 59/4